Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۳ صفر ۱۳۹۴ھ ۸ امان ۱۳۵۳ ہش ۸ مارچ ۱۹۷۴ء	نمبر ۵۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح بذریعہ کار چند دنوں کے لئے ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد (پرائیویٹ سیکرٹری) بھی حضور کے ہمراہ ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ کے امیر مقامی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور پونے بارہ بجے دوپہر بخیریت لاہور پہنچ گئے۔ الحمد للہ

حضور کی طبیعت بعارضہ پیچش کئی دنوں سے ناساز چلی آتی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی طبیعت گھبراہٹ اور بے چینی کی وجہ سے ان دنوں زیادہ ناساز ہے جس کی وجہ سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت پر بھی بہت اثر ہے۔ احباب جماعت محترم نواب زادہ صاحب کے لئے توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل شفا دے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے مطلع فرمایا ہے کہ عزیزہ حمیدہ بانو غلجی ڈی پی ای جامعہ نصرت ربوہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت انہیں بغرض علاج انگلستان لے جایا گیا ہے جہاں ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں خاص طور پر دعا کریں کہ اپریشن کامیاب ہو اور عزیزہ حمیدہ بانو غلجی کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

برادرم مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ امیر جماعت احمدیہ ضلع حیدر آباد کے بائیں بازو کی ہڈی ایک حادثہ کے نتیجہ میں ٹوٹ گئی تھی جس کا اب دوبارہ اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناصر احمد باجوہ۔ ربوہ)

میرے بھائی محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب مینیجر کریم نگر فارم (سندھ) جنوری میں بیمار ہو گئے تھے۔ اب کچھ افاقہ تو ہے لیکن بایاں گردہ بالکل کام نہیں کر رہا۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سلطان احمد پیر کوٹی۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو اور خُوب یاد رکھو کہ مجرّد اقرار کافی نہیں ہے

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جو اقرار تم نے کیا ہے اسے کر کے دکھا دو

"یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ نہ ہو اور رجوع نہ کرو تو اس سے اس کی ذات میں کوئی نقص پیدا نہیں ہو سکتا اور وہ تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ یعنی ان کو کہہ دو کہ میرا رب تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تم سچے دل سے اس کی عبادت نہ کرو جیسا کہ وہ رحیم و کریم ہے ویسا ہی وہ غنی بے نیاز بھی ہے۔۔۔۔۔ یاد رکھو اور خُوب یاد رکھو۔ صرف اتنی ہی بات کہ ہم نے مان لیا ہے کافی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ مجرّد اقرار نہیں چاہتا۔ وہ چاہتا ہے کہ جو اقرار تم نے کیا ہے اسے کر کے دکھا دو۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز ظلّام نہیں ہے۔ وہ اپنے سچّے بندوں کو محفوظ رکھتا ہے اور ان میں اور ان کے غیروں میں فرق رکھ دیتا ہے۔ مجھے ان لوگوں پر بہت ہی تعجّب آتا ہے کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی ہوئی تھی ہم پر یہ مصیبت کیوں آئی؟ وہ نادان نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ نری بیعت اور زبانی اقرار کیا بنا سکتا ہے؟ جب تک دِل صاف نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے سچّا پیوند قائم نہ ہو۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السّلام سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیرے اہل کو بچا لوں گا لیکن جب ان کا بیٹا ہلاک ہونے لگا تو نوح علیہ السّلام نے دُعا کی اور اِس امر کو پیش کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کا کیا جواب دیا؟ یہی کہ تُو جاہل مت بن وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے کیونکہ اس کے اعمال صالح نہیں ہیں۔ گویا وہ چھُپا ہُوا مُرتد تھا۔ پھر جب انہیں اپنے ایسے بیٹے کے لئے دُعا کرنے پر یہ جواب ملا تو اَور کون ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ سے تو سچّا تعلق پیدا نہیں کرتا اور اپنے اعمال اور حال میں اصلاح نہیں کرتا اور چاہتا ہے کہ اُس کے ساتھ وہ معاملہ ہو جو اس کے مخلص اور وفادار بندوں سے ہوتا ہے یہ سخت نادانی اور غلطی ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۱۳ تا صفحہ ۱۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۸ ماہ امان ۱۳۵۳ ہش

"نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بار بار اور بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ اس کے ماموروں اور ان کی قائم کردہ جماعتوں کی دنیا والوں کی طرف سے شدید مخالفت کی جاتی ہے۔ اہلِ دنیا نہ صرف یہ کہ ان کی مخالفت کرنے اور انہیں ایذائیں پہنچانے میں بلکہ انہیں صفحۂ ہستی سے نابود کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔

ان سب مخالفتوں، ایذا رسانیوں اور کالعدم کر دینے کی دھمکیوں کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور ان کی قائم کردہ جماعتوں کا ایک ہی شیوہ ہوتا ہے کہ وہ خدائی حکم کے ماتحت صبر سے کام لیتے ہیں اور جوں جوں مخالفت تیز ہوتی چلی جاتی ہے اور مخالفوں کی ایذا رسانیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں وہ اتنا ہی زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے اور اس سے طلب نصرت کے لئے دُعائیں کرتے چلے جاتے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ کی نصرت اچانک آتی ہے اور ان مخالفتوں اور ایذا رسانیوں اور مظالم کے سلسلہ کو کالعدم کر کے رکھ دیتی ہے اور اس طرح ان کا قدم اور زیادہ تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ ترقیات کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

چنانچہ جب نبیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والے معدودے چند لوگوں کو کفارِ مکہ نے ایذائیں پہنچا پہنچا کر ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے یہی فرمایا:-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ (المزمل آیات ۹ تا ۱۲)

ترجمہ:- اور چاہیئے کہ تُو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اُسی سے دل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔ اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اُس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا اور نعمت والے (یعنی مالدار) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے اور ان کو کچھ ڈھیل دے (میں خود ہی انہیں تباہ کر دوں گا)۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کو مخالفوں کی ایذا رسانیوں اور مظالم پر صبر کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ۝ (قٓ آیات ۴۰، ۴۱)

ترجمہ: پس جو کچھ وہ (یعنی مخالفین) کہتے ہیں اُس پر صبر کر اور سورج نکلنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کیا کر اور رات کے وقت بھی اُس کی تسبیح کیا کر اور ہر عبادت کے آخر میں بھی (ایسا ہی کیا کر)

الغرض ماموریں الٰہی اور ان کی جماعتوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ جب انکے مخالفین اپنے جتھے اور اپنے بے انداز وسائل پر گھمنڈ کرتے ہوئے سراسر ظلم کی راہ اختیار کریں اور انہیں ایذا پہنچانے اور ان کی ہستی کو کالعدم کرنے کی بے نتیجہ جدوجہد میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں تو وہ صبر و صلوٰۃ کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اس سے دُعائیں مانگنے میں اور بھی زیادہ مصروف ہو جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا خود ان کی حفاظت کے لئے آسمان سے اُتر آتا ہے اور وہ مخالفوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیتا ہے۔

چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اپنے جوش میں آئے ہوئے اور سراسر ظلم کی راہ سے بپھرے ہوئے مخالفین کی ایذا رسانیوں اور مخالفانہ منصوبوں پر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا اور اپنی اور اپنے متبعین کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں ٭ نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

خدا کے جب یہ برگزیدہ اور منتخب نفوس یارِ نہاں میں نہاں ہوگئے تو وہ یارِ نہاں خود ان کے وجودوں میں نہاں ہو کر ان کی سپر بن گیا اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:-

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

بہرحال مخالفت جتنی زیادہ بڑھتی اور شدت اختیار کرتی ہے ماموریں الٰہی اور انکے متبعین اتنا ہی زیادہ صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے اور اتنی ہی زیادہ تسبیح و تحمید کرتے چلے جاتے ہیں اور خدائی حکم وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مخالفوں کے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دیتے ہیں پھر وہ خود ہی ان سے نمٹتا ہے۔

یادِ حضرت المصلح الموعودؓ

۲۰- فروری سنہ ۱۹۷۴ء

۱- پسرِ موعودِ مہدیٔ دوراں - فضل و احسانِ کبریا کے نشاں
یاد کرتا ہے تجھ کو سارا جہاں - نام تیرا ہے ہم میں رُوحِ رواں
تجھ پہ لاکھوں سلام جانِ جہاں

۲- تیرے سر پر خدا کا سایہ تھا - تیرے آنے سے فضل آیا تھا
اَن گِنت برکتیں تُو لایا تھا - ذات تیری تھی رحمتِ یزداں
تجھ پہ لاکھوں سلام جانِ جہاں

۳- شرق ہو، غرب ہو، کہ بحر و بر - پہنچے ہر جا ترے غلام در
لیکے مینائے ساقیٔ کوثر - آج ہر قوم تجھ پہ ہے قرباں
تجھ پہ لاکھوں سلام جانِ جہاں

۴- "نور آتا ہے نور" کا مژدہ - قدرتوں کے ظہور کا مژدہ
بہرِ طلّابِ طور کا مژدہ - تیری آمد تھی آیتِ رحماں
تجھ پہ لاکھوں سلام جانِ جہاں

۵- ارضِ یورپ ہو یا کہ افریقہ - یا جزائر ہوں دُور افتادہ
تیرا ممنون ہے ہر اک گوشہ - قریہ قریہ میں گونجتی ہے اذاں
تجھ پہ لاکھوں سلام جانِ جہاں

۶- کارنامے ترے ہیں لامحدود - تُو ہے لاریب مصلح موعودؓ
نام بھی تو نے پایا ہے محمود - تجھ پہ سارا جہان ہے نازاں
تجھ پہ لاکھوں سلام جانِ جہاں

۷- یہ بھی دنیا پہ ہے ترا احساں - ہم نے پایا ہے حافظِ قرآں
آج شبیر جس کا عزم جواں - موجزن ہے مثالِ بحرِ رواں
تجھ پہ لاکھوں سلام جانِ جہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی عظیم الشان پیشگوئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان

مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۲)

—(۵)—

قبل اس کے مندرجہ بالا پیشگوئیوں کو بعد میں ہونے والے واقعات کے آئینہ میں دیکھیں اور ما بعد کے آنے والے سالوں کی کسوٹی پر ان کے صدق و کذب کو پرکھیں یہاں یہ ذکر خالی از فائدہ نہیں کہ ویدوں کی رو سے آریہ صاحبان خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کو معطل سمجھتے ہیں پس پنڈت لیکھرام کا یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ خود آریہ سماج کے عقیدہ کے مطابق ویدوں کی رو سے درست قرار نہیں پاتا۔ سوا اس بات سے پنڈت لیکھرام اور اس کی پیشگوئیوں کی سچائی کی قلعی کھل جاتی ہے۔ غرض پنڈت لیکھرام نے سراسر دروغگوئی سے کام لیا اور خدا تعالیٰ پر افتراء کیا جس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑا

پنڈت لیکھرام کی کوئی پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی

ان مذکورہ بالا پانچوں باتوں میں سے ایک بھی تو نہیں جو مطابق پیشگوئی پنڈت لیکھرام درست نکلی ہو۔ ظاہر ہے کہ:-

۱- حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام پنڈت صاحب کی ان پیشگوئیوں کے بعد قریب ۲۲ برس تک زندہ رہے۔

۲- اسوقت آپ کی ذریت جسمانی میں دو لڑکے مرزا فضل احمد مرزا سلطان احمد صاحبان تھے تو آپ ذریت طیبہ کی تعداد بفضل تعالیٰ سینکڑوں تک پہنچی ہوئی ہے اور حضور کے اس شعر کی مصداق بنتی جا رہی ہے کہ
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں

۳- مخصوص علامات والا لڑکا خدا تعالیٰ کے فضل سے میعاد معہودہ کے اندر پیدا ہوا اور اپنی نسبت پیشگوئی میں بیان شدہ علامات کے مطابق جلد جلد بڑھا اور ترقی کرتا گیا اور دنیا کے کناروں تک اس نے شہرت پائی۔ یعنی سیدنا فضل عمر المصلح الموعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پس پنڈت لیکھرام کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی پر کہ یہ لڑکا آج کی تاریخ سے ۹ سال کے اندر ضرور پیدا ہوگا) یہ پیشگوئی کرنا کہ

"آج کل کی کیا خصوصیت ہے بلکہ ابد تک آپ کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا"۔

(اشتہارات مندرجہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۹) سراسر غلط ثابت ہوا اور اس ضمن میں اپنا مجوزہ موعود ماموناہ وہ اپنی زندگی میں دیکھ چکا۔ کیونکہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی اور پنڈت لیکھرام کی موت کے سال یعنی ۱۸۹۷ء میں آپ نویں برس میں تھے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "سراج منیر" ص ۳۷ طبع سوم پر فرماتے ہیں:-

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔"

صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۱۴ء میں جبکہ آپ پچیسویں برس میں تھے خلافت سے سرفراز فرمایا اور باون سال تک عظیم الشان کامیابی کے ساتھ فرائض منصبی خلافت کے انجام دیتے رہنے کے بعد ۱۹۶۵ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

۴- پنڈت لیکھرام نے پیشگوئی کی تھی کہ مرزا صاحب کی ذریت منقطع ہو جائیگی آپ کی شہرت غایت درجہ تین سال تک رہے گی اور یہ کہ قادیان میں کچھ چرچا رہ کر آپ کا ذکر معدوم ہو جائیگا۔ کیا اس کی یہ باتیں پوری ہوئیں ہرگز نہیں۔ بلکہ برعکس اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے عین مطابق حضور کی ذریت پھیلتی گئی۔ نیز آپ کی شہرت اور آپ کی جان نثار جماعت ترقی کرتی رہی اگر حضرت مسیح موعود کے وقت میں منعقد ہونے والے پہلے سالانہ جلسہ میں (جو گویا بیج کی مانند تھا) شامل ہونے والے احباب کی تعداد ۷۵ تھی تو اس کے بعد حضور کی زندگی میں ہی یہ تعداد ترقی کر کے سینکڑوں تک پہنچ گئی تھی اور پھر سال بہ سال اس میں ترقی ہو کر ہزاروں تک یہ تعداد جا پہنچی اور جماعت احمدیہ کے گذشتہ سالانہ جلسہ ۱۹۷۳ء میں شامل ہونیوالوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب تھی۔ غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نام لیوا اور آپ کی جان نثار جماعت ترقی پر ترقی کرتی گئی اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی اور لاکھوں کی تعداد میں دنیا جہان میں پھیل چکی ہوئی ہے اور پریس کے لحاظ سے اگر ابتداء میں ایک دو اخبار جاری تھا تو اب کئی درجن اخبارات اور رسائل جماعت کی طرف سے جاری ہیں اور کثیر اسلامی لٹریچر نیز قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی وسعت کے لئے نئے نئے شعبے اور مزید محکمے قائم ہو رہے ہیں اور شاندار نئی عمارت تیار ہو رہی ہیں دنیا بھر میں ہمارے مبلغین پھیل گئے اور مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ مختصر یہ کہ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی حرف بحرف غلط ثابت ثابت ہوئی اور موجودہ واقعات اس کی تغلیط کر رہے ہیں۔

مندرجہ ذیل حوالہ جو خود آریہ سماج والوں کی ہی تحریر پر مبنی ہے۔ اس بات کا بین ثبوت مہیا کرتا ہے کہ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی سراسر غلط نکلی۔ حضرت مرزا صاحب کا ذکر معدوم نہ ہوا۔ وہ قادیان میں نہ اس کے باہر خائب و خاسر اور ذلیل ہوئے بلکہ آپ کی شہرت کو چار چاند لگے۔ آپ کا سلسلہ بڑھا۔ پھولا پھلا اور زمین کے کناروں تک پہنچ گیا اور آپ کی جماعت ہر لحاظ سے مضبوط ہو گئی۔ آریہ سماج والے خود اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ "تیج" دہلی ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء رقمطراز ہے:-

"تمام دنیا کے مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت صرف جماعت احمدیہ ہے اور ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ ہم سب سے زیادہ اس کی طرف سے غافل ہیں۔ . . . . . . بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا مگر اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی تو کسی وقت موقع پا کر ہمیں بالکل جھلس دے گی"۔

—(۶)—

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء کو پنڈت لیکھرام کے متعلق خدا تعالیٰ سے حکم پا کر پیشگوئی فرمائی کہ

"آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔ سو اب میں اس کی پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر ہیبت الٰہی رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا یہ زُعم ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سُولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں"
(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس پیشگوئی کی مزید تفصیلات بھی اپنی مختلف کتب "کرامات الصادقین" و "برکات الدعا" وغیرہ میں بیان فرمائیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) پنڈت لیکھرام کسی عذاب سے جس کا نتیجہ موت ہوگی، ہلاک ہوگا۔ (۲) یہ ہیبتناک واقعہ چھ سال کے اندر وقوع میں آئے گا (۳) اس نشان کے ظہور کا دن یوم عید کے ساتھ ملا ہوگا (۴) لیکھرام کے ساتھ گوسالہ سامری کا سا سلوک کیا جائے گا۔ جو یہ تھا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے تھے اور جلا کر اس کی راکھ دریا میں بہا دی گئی تھی۔ (۵) تلوار کاٹ نہ سکے گی۔

مذکورہ بالا واضح علامات کے مطابق چھ برس کے اندر یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء بروز ہفتہ باوجود حفاظت کے سب سامانوں کے کسی کے ہاتھوں ایک تیز خنجر کے ذریعہ قتل ہو گئے۔ ۵ مارچ جمعہ کے دن عید الفطر تھی۔ اس کے ساتھ ملے ہوئے دن یعنی ہفتہ کو اس نشان کا ظہور ہوا۔ جیسا کہ گوسالہ سامری ہفتہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا اور پھر جلا کر اس کی راکھ دریا میں ڈالی گئی تھی ایسا ہی پنڈت لیکھرام کا خاتمہ اس کی انتڑیاں خنجر کے ذریعہ ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے ساتھ ہوا۔ اسے جلایا گیا۔ اور اس کی راکھ دریا برد کی گئی۔

پیشگوئی پورا ہونے کا اعتراف:

پنڈت لیکھرام کے قتل کے بارہ میں ایک اقتباس ایک آریہ سماجی کی کتاب "مرکب مسافر" سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس سے عیاں ہو جاتا ہے کہ آریہ سماجی پنڈت لیکھرام کی موت کو کسی بات کا نتیجہ سمجھتے تھے اور کیسے پیشگوئی اپنی تمام تر وضاحت کے مطابق نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ لکھا ہے:۔

"پیغمبر قادیانی نے ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ آج کی تاریخ سے چھ سال کے اندر پنڈت لیکھرام اپنی بدزبانیوں اور بے ادبیوں کی سزا میں جو اس نے رسول اللہ کی نسبت کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ اور اس اشتہار کے آخر میں یہ شعر درج تھا:۔

"الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّان محمدؐ"

مرزا کے یہ اشتہار کو شائع ہوئے قریباً چھ سال گزر گئے...... یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو آپ (لیکھرام) ملتان گئے اور چھ مارچ کو واپس لاہور پہنچے...... بہادر مسافر ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے مہرشی کے جیون چرتر کے کاغذات مکمل کر رہے تھے کچھ تھکاوٹ سے چارپائی سے اٹھے دونوں ہاتھ سر کی طرف اٹھا کر انگڑائی لی کہ ظالم قاتل نے فوراً خنجر کلیجہ میں بھونک دیا اور پھر زخم سے انتڑیاں باہر نکال دیں۔ ہسپتال پہنچائے گئے مگر وہاں بھی جانبر نہ ہو سکے اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے کر دنیا سے چل بسے۔"

اس حوالہ میں نہ صرف پیشگوئی اور اس کی میعاد کا اعتراف کیا گیا ہے بلکہ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پنڈت لیکھرام نے سچے اور جھوٹے میں خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہوئے جو دعائے مباہلہ کی تھی اس کا نیز حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی پیشگوئی کا نتیجہ فقط ایک ہی ہے یعنی پنڈت لیکھرام کی غیر معمولی طور پر ہیبتناک موت۔

دیباچہ کلیات آریہ مسافر صفحہ الف میں پنڈت لیکھرام کے متعلق لکھا ہے کہ:۔
"پولیس کو خفیہ ہدایت رہتی تھی کہ ہر جگہ ان کی حفاظت مدنظر رکھیں۔"

سو باوجود ہر طرح کی حفاظت کے سامانوں کے روز روشن میں ان کے مکان کے اندر ان کا قتل ہو جانا اور پھر حکومت اور آریہ سماج کی طرف سے ہر طرح کی جستجو اور کوششوں کے حتی کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے گھر کی تلاشی بھی لینے کے قاتل کا کوئی سراغ نہ ملنا ظاہر کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ قہری نشان اس کے سچے فرستادہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی پیشگوئی میں بیان فرمودہ تفصیلات کے مطابق ٹھیک ٹھیک شان و شوکت کے ذریعہ نہایت عظمت و جلال و شان کے ساتھ پورا ہوا۔

(۷)

خدا تعالیٰ نے حولدار محمد اقبال صاحب [illegible]
گزشتہ سال [illegible]

پیشگوئی کی میعاد سے دو چند! تا کہ دنیا آریہ سماج اور خود لیکھرام اپنی پیشگوئی کا نہایت واضح طور پر جھوٹا ہونا مشاہدہ کر لے اور آریہ سماج اور اس کے لیڈر پر اسلام کی سچائی ظاہر ہو کر اتمام حجت ہو جائے کیونکہ پیشگوئی سے مقصود اسلام کی صداقت اور دوسرے مذاہب کی موت کا اظہار تھا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔
"یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے...... سو اس پیشگوئی کو نری ایک پیشگوئی خیال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک آسمانی فیصلہ ہے"
(سراج منیر صفحہ ۹۰)

غرضیکہ خدا تعالیٰ کے حضور سچے اور جھوٹے میں فیصلہ کے لئے پنڈت لیکھرام کی دعا اور اس کی پیشگوئیوں کا نتیجہ جو دنیا نے مشاہدہ کیا وہ ہمارے سامنے ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے خلاف لیکھرام کی طرف سے کی گئی پیشگوئی کے مطابق نہ تو حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام تین سال میں ختم ہوئے نہ آپ کی ذریت منقطع ہوئی اور نہ ہی آپ کی شہرت کا خاتمہ ہوا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور آپ کی ذریت و جماعت کو ہر لحاظ سے ترقی دی اور آپ کی شہرت آفاق تک پہنچی۔

اس کے مقابل پنڈت لیکھرام نہ صرف یہ کہ خود دروغ گوئی کا ٹیکا ماتھے پر اور حسرت دل میں لئے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گیا۔ بلکہ جب اس کی نسل پر نظر کرتے ہیں تو اس کا یہ حال سامنے آتا ہے کہ اس کے ہاں ایک لڑکا جو پیدا ہوا تھا وہ بھی اس کی زندگی میں ہی اسے داغ مفارقت دے کر راہی ملک عدم ہو گیا تھا۔

اور قرآن مجید کی آیت کریمہ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی کے مطابق پنڈت لیکھرام جس نے خدا تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے من گھڑت جھوٹی پیشگوئیاں کی تھیں۔ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مقابل نہایت نامراد و خاسر ہو کر اپنے عبرتناک انجام کو پہنچتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے اس کی ذریت ناپید ہوئی اور خود کفر اور حق کے مقابلہ پر دنیا کے لئے موجب عبرت بنا۔

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیا پایا
آخر خدا کے گھر سے بد کی سزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا، پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی سزا یہی ہے
(درثمین)

چندہ تحریک جدید اور ٹارگٹ کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

"ہمیں دفتر دوم اور سوم کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے اور ان کے معیار کو بلند کرنا چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت انشاء اللہ اس سال سات لاکھ نوّے ہزار (۷,۹۰,۰۰۰) کے ٹارگٹ تک پہنچ جائیگی۔"

تمام افراد جماعت اور جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو جلد از جلد پورا کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ تا غلبۂ اسلام کا وعدہ ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے نعم البدل

برادرم میاں نفیس احمد صاحب ابن عابد شفیق احمد صاحب مرحوم سابق ناظم ملتوی کا بیٹی۔ جو بعارضہ ریح کا فوت ہو گیا ۱۶ فروری کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین

(ریاض احمد چوہدری C/۳۱۶ چھ ... راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں، وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۵۴۵

میں رحیم بی بی بیوہ رحمت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ۹۶ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱۰-۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) ۲ کنال زرعی اراضی	۳۰۰۰/-	روپے
(۲) حق مہر وصول شدہ	۳۲/-	"
(۳) زیور طلائی ایک تولہ	۱۰۰/-	"
(۴) نقد	۶۸/-	"

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحیم بی بی بیوہ رحمت علی صاحب چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔ گواہ شد: بشیر احمد ولد محمد علی صاحب امیر حلقہ ۹۶ گ ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد: علی محمد ولد عیدا سیکرٹری تعلیم و تربیت چک ۹۶ گ ب۔

مسل نمبر ۲۱۵۴۶

میں زینب بی بی زوجہ ابوالمبارک (فاضل) قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیور ۳ تولہ مالیتی	۱۲۰۰/-	روپے
(۲) گھریلو اثاثہ برتن	۵۰۰/-	"
(۳) مشین سلائی پرانی	۱۰۰/-	"
(۴) نقد	۱۶۰۰/-	"

(نوٹ: حق مہر ۲۰/- روپے وصول کر کے اپنی ضروریات پر خرچ کر چکی ہوں۔)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زینب بی بی زوجہ ابوالمبارک (فاضل) بہادر حسین پسرور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: سعید احمد ولد محمد امیر الدین صاحب مورگیٹ، پسرور۔ گواہ شد: نذیر احمد ولد عبداللہ خان صاحب، ماہو پتیال نزد پسرور۔

مسل نمبر ۲۱۵۴۷

میں مکھاں بی بی زوجہ غلام محمد صاحب قوم منگا پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چک منگا ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند	۲۵/-	روپے
(۲) زیور طلائی ذاتی ایک تولہ مالیتی	۲۰۰/-	"
(۳) بھینس ایک عدد مالیتی	۱۲۰/-	"

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مکھاں بی بی زوجہ غلام محمد صاحب ساکن چک منگا براستہ ساہیوال ضلع سرگودہا۔ گواہ شد۔ غلام محمد ولد احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد عزیز الرحمان منگلا مربی سلسلہ پسر موصیہ۔

موجودہ حالات کے پیش نظر
دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ اپنی ادویات کی قیمت میں معمولی اضافہ کر رہا ہے امید ہے کہ معزز حضرات پہلے کی طرح پشت پناہی فرماتے رہیں گے۔

مسل نمبر ۲۱۵۴۸

میں رشید احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک مکان واقع محلہ دارالعلوم شرقی قیمت ۱۵۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۵۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ رشید احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب مکان نمبر ۵/۹ دارالعلوم ربوہ۔ گواہ شد: رفیق احمد ابن منیر احمد صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد: منظر احمد مقصود ولد چوہدری انور علی صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۵۴۹

میں افتخار شمیم زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب قوم جٹ ہونڈل پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال۔ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰/-	روپے
(۲) زیور طلائی ۲ تولہ قیمتی	۸۶۰/-	"
(۳) نقد	۱۵۰۰/-	"

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ افتخار شمیم مکان ۵/۹ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد رفیق احمد ابن منیر احمد صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد: منظر احمد منصور ولد چوہدری انوار علی صاحب ربوہ

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ کارڈ لکھ کر مفت حاصل کریں!
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶، ۶۰۷

مایوس و پریشان مریض
جو کسی بھی پرانے مرض کے علاج سے پریشان ہوں تفصیلی حالات مرض تحریر کریں اور کامیاب ہومیوپیتھک علاج کرائیں۔
ہومیو پیتھک ڈاکٹر ایم اے رحمان۔ آر ایس ایم پی ماہر امراض مزمنہ
مالک: شاہد ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

مسل نمبر ۲۱۵۵۰

میں نگہت زمان بنت سید زمان علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سمندری ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۲۰/- روپیہ بطور جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ: نگہت زمان بنت سید زمان علی شاہ صاحب سمندری وارڈ نمبر ۴ مکان نمبر ۳۴ ضلع لائلپور گواہ شد: سید محمد حسین ولد سید فضل حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمندری۔ گواہ شد۔ قدرت اللہ ولد عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری

ولادت باسعادت

میرے ماموں مکرم عبد المجید صاحب آف گوجرانوالہ کو مورخہ ۲۳/۲/۱۴ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہ شفقت نومولود کا نام رفیع احمد تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم عبد الغنی صاحب درویش مرحوم کا پوتا ہے احباب نومولود کے خادم اسلام واحمدیت بننے اور درازی عمر و صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد ادریس منیر کارکن تحریک جدید۔ ربوہ)

خوشخبری
ہمارے ہاں سے آپ کو معقول نرخ پر سامان سنیٹری ہر وقت مل سکتا ہے نیز سنیٹری فٹنگ اور سوئی گیس فٹنگ کروانے کے لئے
شمع ٹمبر اینڈ ہارڈ ویئر ڈپو
کو مت بھولئے
پروپرائٹر
چوہدری محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار اصحاب کی خاص توجّہ کیلئے

اپنی مالی قربانیوں میں اضافہ فرماویں تا کہ اللہ تعالیٰ آپکی فصلوں میں برکت ڈالے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال خاص طور پر زمیندار اصحاب کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"پس مَیں اپنے زمیندار دوستوں سے یہ کہوں گا کہ اب آپ کو مثلاً گنّے کی آمد آرہی ہے۔ کپاس کی آمد آرہی ہے۔ جن دوستوں نے مونجی لگا رکھی تھی اُس کی آمد ان کو پہنچ رہی ہے۔ اِس وقت وہ بڑی آسانی سے اپنے چندے ادا کر سکتے ہیں۔ اور یہ خریف کی فصل ہی زیادہ آسان ہے کیونکہ ربیع کی فصل سے زیادہ تر گندم آتی ہے اور ہمارا جو چھوٹا زمیندار ہے اس نے سارے سال کے لئے اپنے کھانے کا بھی انتظام کرنا ہوتا ہے وہ اُس وقت چندے کا بوجھ پوری طرح نہیں اُٹھا سکتا۔"

(الفضل ۱۹ ر فتح ۱۳۵۱ ہش)

اب جبکہ ہمارے زمیندار بھائی کپاس اور گنّے کی فصلوں کی آمد سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھولنا چاہیئے بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی مالی قربانیوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

تقریب رخصتانہ

۴ رمارچ ۱۹۷۴ء بروز دوشنبہ ساڑھے چار بجے شام کو عزیزہ امۃ اللہ باری صاحبہ ایم۔ اے بنت محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اِس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اِس تقریب میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ اور دیگر بہت سے بزرگان اور احبابِ جماعت نے شمولیت فرمائی۔

عزیزہ امۃ اللہ باری صاحبہ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۹ ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو چھ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد شریف صاحب ایم۔ اے ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب نوکوٹ (سندھ) کے ساتھ پڑھا تھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور اسے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

خالی اسامیاں

منسٹری آف ایجوکیشن حکومتِ پاکستان اسلام آباد میں بلوچستان کے رہنے والے ۳ اسسٹنٹ ٹیکنیکل اسسٹنٹ ۲ سٹینوگرافر ۲ سٹینوٹائپسٹ ۱ اپر ڈویژن کلرک ۳ لوئر ڈویژن کلرکوں کی ضرورت ہے۔ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ مع مصدقہ نقول دیگر سرٹیفکیٹ ۱۱ ر مارچ ۱۹۷۴ء تک ڈاکٹر دوست محمد خاں ڈپٹی ایجوکیشن ایڈوائزر (ایڈمنسٹریشن) کو درخواستیں بھیجی جائیں عمر ۱۸ تا ۲۵ سال ہونی ضروری ہے۔ اور جو امیدوار پہلے ملازمت میں ہوں ان کو بلحاظ عمر کچھ رعایت مل سکے گی۔ تعلیم گریجوایٹ / انٹرمیڈیٹ / میٹرک۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۴ ر مارچ ۱۹۷۴ء۔

(ناظر تعلیم)

ایک تحریکِ دُعا

(رقم فرمودہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

میرا ملازم سید شبیر علی شاہ قریباً ۱۴ سال سے میرے پاس ہے۔ دیانت و امانت سے کام کرتا ہے۔ حساب کا بہت صاف ہے۔ ایک مصیبت میں پھنسا ہوا ہے۔ یہ ضلع بارہ مولا کرناہ میں تھا وہاں ان کے والد کی زمین اور باغ تھے۔ والد فوت ہو گئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہاں کے جھگڑوں کی وجہ سے اور یہاں آزاد کشمیر قائم ہو جانے کی وجہ سے اِدھر آ گئے۔ والدہ یہاں آ کر فوت ہو گئیں۔ یہاں بھی ایک قطعہ زمین ان کے والد کا تھا جو بٹائی پر ایک کاشت کار کو دیا ہوا تھا اب اسکا مقدمہ مدت سے چل رہا ہے۔

سید شبیر علی شاہ بار بار جاتا ہے وہاں مہینے لگ جاتے ہیں مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ تمام بھائی بہنیں دعا کریں ہمارے بھائی مقدمات کی تکلیف اور اس کے جھمیلوں سے تو واقف ہونگے دعا کریں سب کہ مقدمہ میں اس کو خدا تعالیٰ کامیاب کر دے۔

مبارکہ

شکریۂ احباب

خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور دیگر بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کی دعاؤں کے طفیل سپریم کورٹ میں خاکسار کی اپیل منظور ہو گئی ہے، الحمد للہ۔ مَیں حضور ایدہ اللہ کا اور جملہ بزرگان و احبابِ جماعت کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز درخواست کرتا ہوں کہ مجھے آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ

(حاجی) فیض الحق خاں (آف کوئٹہ) حال 227/ فرید ٹاؤن ساہیوال)

صاحبِ نصاب احباب کی توجّہ کیلئے

جن احبابِ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دینی دولت و خوشحالی کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو چاہیئے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے حکم کی تعمیل میں اپنے اموال پر زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ رقم خلیفہ وقت کی زیرِ نگرانی یتامیٰ، مساکین اور دوسرے مستحق افراد کی پرورش اور بہبود پر صرف کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے اموال جن کا ایک حصّہ مخلوقِ خدا پر خرچ ہوتا ہو ہر لحاظ سے بابرکت ہو جاتے ہیں۔

پس ایسے اصحاب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو وہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں اور اپنے نادار بھائیوں کی دعائیں لیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ضرورت چوکیدار

جامعہ احمدیہ میں ایک مستعد، تجربہ کار چوکیدار کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی احباب کو ترجیح دی جائے گی۔

خواہش مند دوست امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے اپنی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام بھجوا دیں۔

پرنسپل
جامعہ احمدیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴